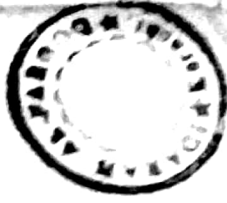


24-10-2017

Email- 10-24-2017(E)



۲، ۴، ۱۲

بامعنی

۵ مدرستان

۱۴۴ / ۲۴۴

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کیا  
مدرسے کے اوقاف کی فروخت مہتمم مدرسہ سے کیلتے جائز ہے۔  
بلکہ وہ جگہ مدرسہ کے زیر استعمال کیلتے مفید بھی ہو سہو ہائی  
کر کے مدلل و مفصل جواب عنایت کریں۔



العارضی عبد اللہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الجواب حملنا ومصليا

اوقاف کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے، البتہ واقف اگر وقف کرتے وقت اپنے لیے کسی دوسرے کے لیے استبدال کی شرط لگائے، تو جائز ہے۔

ما فی التتویر مع الرد:

(لا یصل ولا یصل) ای لا یكون مملوكا لصاحبه، ولا یصلک ای لا یقبل التملیک غیره ببيع وغیره؛ لاستحالة تملیک الخارج عن ملكه..... ویستثنی من عدم تملیکه ما لو اشترط الواقف استبداله، وسیاتی الکلام علیه (کتاب الوقف: ۶/۵۶۰، رشیدیہ) وفي التامیه:

(و) جاز (شرط الاستبدال به أرضاً أخرى....)

قوله: (وجاز -) اعلم أن الاستبدال على ثلاثة وجوه: الأول: أن يشترط الواقف لنفسه أو لغيره أو لنفسه و غيره، فلا استبدال فيه جائز على الصحيح، وقيل: اتفاقاً، والثاني: أن لا يشترط، سواء شرط عدمه أو سكت، لكن صار بحيث لا ينتفع به بالكلية، بل لا يحصل منه شيء أصلاً، أو لا يفي بمؤنته، فهو أيضاً جائز على الأصح، إذا كان بإذن القاضي ورأيه للمصلحة فيه، والثالث: أن لا يشترط أيضاً، ولكن فيه نفع في الجملة، وببدله خير منه ريباً ونفعاً، وهذا لا يجوز استبداله على الأصح المختار.

(کتاب الوقف: ۶/۵۸۹، ط ۱ رشیدیہ)، فقط

واللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ  
کتبہ: کامران خان  
المختص في الفقه الإسلامي  
بجامعة الفاروقية بکراتشي

۱۲ / ۲ / ۱۴۳۹ھ

۲ / ۱۱ / ۲۰۱۷

الجواب صحیح

۱۴۳۹ / ۲ / ۱۲

الجواب صحیح  
۱۴۳۹ / ۲ / ۱۲

